تبرکات و نوادر

از مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مشاہیر علماء اور جنگِ آزادی میں نمایاں حصہ لینے والے علماءِ حق میں سے تھے اکابر علماء کے ساتھ ہمیشہ تعلق رہا، ردّ قادیانیت کے سلسلہ میں حضرت شاہ صاحب کشمیریؒ کے ساتھ بھی کام کیا لدھیانہ کے معروف خاندان کے رکنِ رکین تھے پرجوش خطابت کا ملکہ خدا نے دیا تھا۔ افسوس کہ پچھلے دنوں شوال کے مہینہ میں لائل پور میں ان کا انتقال ہوا۔ ادارۂ الحق مرحوم کے رفع درجات کا متمنی ہے اور تمام قارئین سے دعائے مغفرت کی اپیل کرتا ہے۔

(ادارہ)

مکرمی بندہ دام ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موصول ہوکر انتہائی مسرّت کا باعث بنا۔ جن جذبات اور احساسات کا آپ نے اظہار فرمایا ہے۔ اس کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ ہم پسماندگان کو حضرت مدنی مدظلہٗ العالی کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہمّت اور توفیق عطا فرمائے، ورنہ ہم تو درحقیقت اتنے پسماندہ ہیں کہ حضرت مدنی مدظلہٗ کی طرف ہمیں نسبت کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ جو کہ وہ ہندوستان میں اکیلے کروڑوں مسلمانوں کی حفاظت اور دینی خدمت انجام فرما رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمتِ اسلام انجام دینے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

جہاں تک میرا معاملہ ہے، اس کے متعلق میں آپ حضرات کی مشکلات سے اور جلسوں کی مشکلات سے واقف ہوں، کیونکہ جن لوگوں کے مسلک سے پورا اتفاق رائے نہ ہو۔ ان سے کام لینے میں انہیں کے مسلک کا احترام کرنا پڑتا ہے۔

صوبہ سرحد میں انتخابات ہونے والے ہیں۔ تمام علماء کرام کو ایسا طریقِ کار اختیار کرنا چاہیئے جس سے کچھ نہ کچھ علماء کرام بھی انتخابات میں کامیاب ہوسکیں۔ اور صوبہ کے اختلافات

کو کم کرنے کی کوشش میں حصہ لے سکیں۔ اور اہلِ اسلام کو سر بلند کر سکیں۔ اس سلسلہ میں اگر علمار کرام کوئی پروگرام بنا کر کسی متفقہ فیصلہ کے مطابق وزیر اعظم صاحب سے ملاقات کریں۔ اور اس سلسلہ میں میری بھی ضرورت ہو، تو اس اختلاف کو ختم کرنے کیلئے میں حاضر ہونے کیلئے تیار ہوں۔

میری رائے میں نظامِ اسلام کے نفاذ پر جہاں تک صوبہ کے اختیارات کا تعلق ہے۔ تمام علمار کرام کو متفقہ طریق پر وزیر اعظم صاحب سے فیصلہ کر کے تمام مسلمانانِ سرحد کو ایک مرکز پر لانے کی کوشش کرنی چاہئیے، اگر علمار کی جماعت اس میں اقدام کرے گی تو مجھے کامل امید ہے کہ وہ کامیاب ہو گی۔ اور یہ اسلام اور پاکستان کی بہت بڑی خدمت ہو گی۔ اور علمار کرام کے وقار سے اسلام کا وقار بھی بڑھ جائے گا۔ مجھے امید ہے، آپ مفصل حالات سے ضرور مجھے مطلع فرمائیں گے۔ فقط والسلام۔ (از ٹوبہ ٹیک سنگھ ۲ رشوال ۱۳۷۰ھ مطابق ۷ رجولائی ۱۹۵۱ء)

مخدومنا المکرم دام لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ دعوت نامہ موصول ہو کر انتہائی مسرت کا باعث ہوا۔ اس کے متعلق گذارش یہ ہے کہ میرے جیسا بیکار آدمی آپ کا کام بہت کم کرتا ہے، لیکن آپ کے مصارف زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے حالات میں آتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے۔ محض تعمیلِ ارشاد کی وجہ سے مجبوراً حاضر ہونا پڑتا ہے۔

اگر اپنے حالات کے مطابق آپ کوئی دقت محسوس فرما دیں تو ہمیں قطعاً کوئی شکایت نہ ہو گی ورنہ اگر حاضری ضروری ہی ہو گی تو حاضر ہو جاؤں گا۔ جملہ حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ مسئلہ ختمِ نبوت کا معاملہ شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ انجام اچھا فرمائے۔ دیکھیں اس وقت حالات کس کروٹ بیٹھتے ہیں۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ فقط والسلام واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ (از منڈی بہاؤالدین 25-2-53)

مکرم بندہ دام لطفکم العالی

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ گرامی نامہ متعلق شرکت سالانہ جلسہ موصول ہوا۔ انتہائی مسرت کا باعث ہوا، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دلی مراد عمارت مدرسہ کو ایک حد تک مکمل فرما دیا۔ ایک سے زیادہ مرتبہ جلسہ کی شرکت سے یہ محسوس کیا ہے کہ آپ کے علاقہ کی زبان نہ جاننے کی وجہ

سے خاطر خواہ کوئی خدمت تو انجام نہیں دے سکا۔ لیکن محض آپ کی بزرگانہ شفقت اور مسلک کی وحدت حاضری کے لئے مجبور کر دیتی ہے۔ اگر غیر حاضری میں کوئی نقصان نہ ہو۔ تو کسی اور بہتر آدمی کو دعوت دینا زیادہ مناسب ہوگا۔ ورنہ تعمیلِ ارشاد کے لئے مجبور ہونگا واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے ------ والوں کے دو دعوت نامے آچکے ہیں۔ میں نے انکار بھی کر دیا ہے، لیکن آپ کا معاملہ ان سے مختلف ہے اس لئے آپ ہی کے فیصلہ پہ موقوف ہے۔ فقط والسلام۔　　(ازمنڈی بہاؤالدین 57-2-2)

مخدومنا المکرم دام لطفکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے بفضلِ ایزدی آپ ہر طرح سے خیریت سے ہوں گے۔ آج دوسرا دعوت نامہ ملا۔ "معزز مہمان کے استقبال" کی خاطر آپ کے اخلاص کی وجہ سے اب ارادہ حاضر ہونے کا کر ہی لیا ہے، ورنہ اپنے خیال کے مطابق اب تک میں نے اپنی شرکت سے مدرسہ کا نفع کی بجائے نقصان ہی کیا ہے۔ آپ قدیمانہ تعلقات کی وجہ سے ہمیشہ یاد فرماتے ہیں۔ تعمیلِ ارشاد کے لئے حاضر ہو جاتا ہوں یہ سمجھ کر کہ آپ کی نظر میں کوئی فائدہ بھی ہے، جو یاد فرماتے ہیں ـــــ خدا کا شکر ہے کہ آپ کو اس خالص دینی خدمت کے حکام[1] بالا نے اجازت مرحمت فرما دی ہے کہ یہ ان کے عادل دین پسند ہونے کا نتیجہ ہے ورنہ آپ کا مدرسہ تو ہمیشہ سیاسیات سے الگ ہی رہا ہے۔ جملہ واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ میں انشاء اللہ آپ کی ہدایت کے مطابق ۲۰ر اکتوبر کی رات کو چناب ایکسپریس سے سوار ہو کر ۹ بجے کے قریب اکوڑہ پہنچوں گا۔۔۔ مولانا قاری[2] طیب صاحب کی گاڑی اور تاریخ سے مطلع فرمائیں، تاکہ سفر میں ان کی صحبت ہو جائے۔ فقط والسلام　　(منڈی بہاؤالدین 58-10-14)

مکرم بندہ دام لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مرسلہ خطوط مل گئے، انشاء اللہ قاری صاحب موصوف کی صحبت ہی میں حاضر ہوں گا۔ اس سے قبل مولانا عبدالحنان صاحب[3] نے مجھے اس گاڑی کی اطلاع

---

[1] ایوبی دور کا مارشل لاء ابھی تازہ تازہ نافذ ہوا تھا اور ہر قسم کی تقریبات پر پابندی کے دوران جلسۂ دستار بندی کی اجازت ملی تھی۔ [2] حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند جو اسی اجتماع میں شمولیت کیلئے تشریف لا رہے تھے۔

[3] حضرت مولانا عبدالحنان ہزارویؒ جمعیۃ العلماء ہند کے مرکزی دفتر کے ناظم اعلیٰ، شعلہ بیان خطیب، سیاسی و ملّی رہنما آخر تک دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کے رکن رکین رہے ـــ بالاکوٹ میں وفات پائی ـــ س۔

کر دی تھی ۔ آج آپ کو اطلاع دینے کا ارادہ تھا کہ اچانک آپ کا گرامی نامہ مل گیا جس سے جناب ایکسپریس کا ارادہ ترک کر دیا ۔ واتقین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے ۔ فقط والسلام

(از منڈی بہاؤالدین ۔ 58-10-18)

مخدومنا المکرم دام ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ شفقت نامہ ملا ۔ خیریت معلوم کر کے اطمینان ہوا ۔ ٹوپیاں مل گئی ہیں ۔ آپ کی اس نوازش کا بے حد ممنون ہوں ۔ اور اس تکلیف سے شرمندہ ہوں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قائم و دائم رکھے ۔ آمین ۔

آج اخبارات میں عربی مدارس کے وفاق[1] کے متعلق نظام العلماء کا فیصلہ نظر سے گزرا ۔ مسرت ہوئی ۔ مولانا خیر محمد صاحب کی طرف سے بھی ایک دعوت نامہ موصول ہوا تھا ۔ لیکن میں نے یہ لکھ کر جواب دے دیا ۔ کہ ۲۳ کو نظام الاسلام نے لاہور میں ایک میٹنگ اس مقصد کے لئے طلب کی ہے ۔ اور ۲۴ ۔ ۲۵ کو آپ نے ملتان میں طلب فرمائی ہے ۔ اور اس کی ورکنگ کمیٹی میں مولانا احمد علی صاحب کا نام نامی موجود ہے تو کیا مولانا احمد علی صاحب نے شرکت کا اعلان فرمالیا ہے لیکن اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا ۔ اب اخبارات میں آپ کی کارروائی پڑھ کر مسرت تو اس لئے ہوئی کہ اتفاق ہو گیا ۔ لیکن تکلیف اس لئے ہوئی ۔ کہ نزاع صرف کا ہے ۔ اگر یہ مل جائے تو تمام نظام اس کے ماتحت آسکتا ہے ۔ میرے خیال میں وفاق العلماء کی ورکنگ کمیٹی کا اصول یہ ہونا چاہئے کہ مغربی پاکستان میں جتنے اونچے درجہ کے مدارس ہیں ان کے مہتممین کی ورکنگ کمیٹی بنائی جائے ۔ خواہ اس کا صدر دفتر ملتان میں رہے ۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ نیچے درجہ کے تمام مدارس خود بخود منسلک ہو جائیں گے ۔ اور وفاق کے تمام اغراض حاصل ہو جائیں گے ۔ اگر آپ کا اس سے اتفاق ہو تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ مل کر اس کے لئے کوشش کی جائے ۔ صاحبزادہ صاحب اور دیگر واتقین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے ۔ فقط والسلام

(منڈی بہاؤالدین ۔ 59-7-1)

مخدومنا المکرم دام لطفہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ دعوت نامہ اور منی آرڈر مل گیا ہے ۔ محض آپ کے اخلاص اور محبت

---

[1] اس میٹنگ میں مدارس عربیہ کی باہمی تنظیم "وفاق المدارس العربیہ" کے قیام کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔ ــــ س ۔

کی وجہ سے حاضر ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انشاء اللہ جناب ایکسپریس سے حاضر ہوں گا۔ جملہ حضرات اور احباب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ فقط والسلام

(منڈی بہاؤالدین۔ 60-4-7)

مخدومنا المکرم دام ظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے مزاجِ گرامی بعافیت ہو گا۔ دعوت نامہ موصول ہو کر مسرت کا باعث ہوا۔ اس یاد آوری کا تہ دل سے مشکور ہوں۔

حقیقت حال یہ ہے کہ اوّل تو جسمانی کمزوری اب سفر کی اجازت نہیں دیتی، ایک عرصہ سے اس قسم کی مجالس کی شرکت ترک کر چکا ہوں۔ دوسرے انہی تاریخوں میں سرگودھا مدینۃ العلوم کا جلسہ ہے۔ قرب کی وجہ سے ان سے وعدہ بھی کر لیا ہے، ان حالات میں حاضری کا امکان بہت کم ہے دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دینی جذبات کو قبول فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ اخلاص کی توفیق دے۔ جو کامیابی کا واحد ذریعہ ہے۔ قنوت نازلہ روانہ کر دی ہے اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرماویں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ملک و ملت کی امداد کا یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس میں ہر معذور بھی شریک ہو سکتا ہے۔ یہ دعائیں مفتی اعظم دیوبند مرحوم کی مرتب کردہ ہیں۔ صاحبزادہ و دیگر واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے، فقط والسلام۔ انشاء اللہ رسالہ کیلئے ایک مضمون بھی روانہ کر دوں گا۔ (16-9-65)

مکرم و محترم بندہ دام لطفہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مدت مدید اور عرصہ دراز کے بعد آپکی خیریت معلوم کر کے اطمینان ہوا، دعوت کا شکریہ۔ گو میں نے ایک عرصہ سے میں نے جلسوں کی شرکت ترک کر دی ہے کیونکہ صحت اب اسکی اجازت نہیں دیتی — چونکہ آپ کا تعلق اکابرین دیوبند سے ہے۔ اور اب تو آپ خود بھی ہمارے اکابرین میں شمار ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ اگر کوئی خاص مانع نہ پیش آیا تو ضرور حاضر ہوں گا۔ بشرط صحت و حیات مستعار۔ جملہ واقفین، متعلقین دارالعلوم کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے فقط والسلام۔ (لائل پور۔ ۵ر جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۷ء)